اِنَّ الفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN

ایڈیٹر:- غلام نبی

ہفتہ میں چار بار

فی پرچہ

رجسٹرڈ ایل ۵۱

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت سالانہ پیشگی اندرون ہند

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند

نمبر ۸۴ | مؤرخہ ۲۲ اپریل سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۲ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۴۸ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

۱۹ اپریل کی رات کو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجلس مشاورت کے نمائندوں۔ وزیٹروں اور مہمانوں کو دعوت طعام دی۔ جس میں چھ سو کے قریب اصحاب شریک ہوئے ۔

۱۶- اپریل سیٹھی غلام نبی صاحب مہاجر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابیوں میں سے ایک تھے۔ بقضاء الٰہی فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے پڑھائی۔ مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے ۔

۱۹ اپریل حکیم چراغ علی صاحب ملتانی مہاجر کا ایک طویل علالت کے بعد انتقال ہو گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ظہر و عصر کی نماز کے بعد ایک بڑے مجمع کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کریں ۔

احمدیہ مشن لنڈن کی تبلیغی رپورٹ

تعلیم و تربیت

الحمد للہ کہ احباب جماعت بہ حیثیت مجموعی بخیریت ہیں۔ بعض دوست مالی تنگی میں مبتلا ہیں۔ جمعہ کے روز چھوٹا اجتماع اور اتوار کے روز بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ اتوار کے روز قرآن شریف کا درس مسلسل دیا جاتا ہے۔ اور اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں سے کوئی حصہ سنایا جاتا ہے۔ چنانچہ کشتی نوح کا اقتباس سنایا جا چکا ہے۔ گذشتہ اتوار کو الوصیت کا اقتباس سنایا گیا تھا۔ بعض احباب کو جنہیں میں نے اس بات کا اہل سمجھا۔ اس بات کی بھی تحریک کی تھی۔ کہ وہ بہشتی مقبرہ کے متعلق وصیت کریں۔ ذکر الٰہی کرنے کی طرف بھی احباب کو توجہ دلائی گئی ہے۔ اللہ اس کا اچھا اثر ہوا ہے۔ نو مسلم احباب میں دائیں ہاتھ کو ترجیح دینے کا رواج قائم ہو رہا ہے۔ چنانچہ ایک خاتون نے اپنے میاں سے نقدی لینے کے لئے غلطی سے بایاں ہاتھ بڑھا دیا۔ تو میاں نے نقدی اس ہاتھ میں دینے سے انکار کر دیا۔ ایک اور خوشی کی بات یہ ہے۔ کہ ہمارے احباب میں تبلیغ کرنے کا شوق زیادہ پیدا ہو رہا ہے۔ بعض دوست اپنے دوستوں اور واقفوں کو مسجد میں لاتے ہیں۔ اور بعض ان کو تبلیغ کرتے ہیں۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب اس خدمت میں نمایاں حصہ لیتے ہیں ۔

روٹری تحریک

مغربی ممالک میں ایک روٹری تحریک ہے جس کی ابتداء امریکہ سے ہوئی۔ اب انگلستان میں اور یورپ میں خوب پھیل رہی ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے۔ کہ ممبروں میں باہمی محبت پیدا کی جائے

ــب ساز مختلف رنگوں اور نسلوں میں انسانی اور قومی خدمت سرانجام دیں۔ اس تحریک کے ممبروں کے لئے لازمی ہے۔ کہ ہر ہفتہ میں ایک روز سب لوگ ایک جگہ جمع ہو کر اکٹھے کھانا کھائیں چنانچہ اکثر کلبوں میں دوپہر کو لنچ کے کھانے کا انتظام ہے۔ گو بعض کلبوں نے شام کا ہفتہ واری اجتماع مقرر کیا ہوا ہے۔ کھانے کے بعد اکثر مفید تجویزیں بھی ہوتی ہیں۔ ہر ممبر کے لئے کم از کم ساٹھ فیصدی حاضری لازمی ہے۔ رمضان شریف کے مہینے میں میں حاضر ہوتا۔ مگر کھانے پینے سے پرہیز کرتا۔ تو وہ لوگ بہت تعجب کرتے کہ تم کس طرح صبح کے پیاسے رہنا برداشت کر سکتے ہو۔ اور ہمدردی کے رنگ میں یہ بھی کہتے۔ کہ تم اس وقت آ جایا کرو جس وقت ہم لوگ کھانے سے فارغ ہو چکیں۔ کیونکہ ہمارے کھانے کے وقت تمہارا منہ بند کر کے بیٹھنا تمہارے لئے زیادہ مشکل ہوتا ہوگا میں ان کو بتاتا۔ کہ اس ملک میں اور اس موسم میں روزہ رکھنا کوئی مشکل نہیں۔ ہم لوگ اپنے ملک میں اور گرمی کے موسم میں بھی جبکہ پیاس زیادہ تکلیف دیتی ہے۔ اور روزہ کا وقت ۱۶-۱۷ گھنٹے کے درمیان ہوتا ہے۔ روزے رکھنے کے عادی ہیں ؛

عید الفطر کی تقریب

عید الفطر یہاں تیس روزوں کے بعد ۲ مارچ کو منائی گئی۔ چونکہ موسم خنک تھا اور مینہ تھا۔ اس لئے نماز مسجد کے اندر ادا کی گئی۔ حاضری خاطر خواہ تھی۔ نماز کے بعد تمام مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ جو [illegible] پلاؤ۔ قورمہ اور سوتیوں پر مشتمل تھا۔ مہمانوں کی تعداد اسی کے قریب تھی۔ کھانا کھلانے میں جن دوستوں نے خاص طور پر اور قابل تعریف مدد دی۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں میاں عبد العزیز اسماعیل صاحب سیالکوٹی۔ چوہدری اسد اللہ خان صاحب۔ چوہدری عبد الحمید صاحب۔ مسٹر کمال ٹونی صاحب۔ مسٹر عزیز الدین صاحب اور ان کے فرزند عبد العزیز صاحب جگہ کی تنگی اور مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے کھانا دو قسموں میں کھلایا گیا۔ بہت دوست چائے کے وقت تک ٹھہرے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے تمام کام نہایت خیر و خوبی سے انجام پذیر ہوئے کھانا پکانے میں دو غیر احمدی دوستوں نے نہایت قابل شکریہ امداد دی۔ جن کے نام نعمت خان اور محمد ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان سب احباب کو بڑھ چڑھ کر جزائے خیر عطا فرمائے ؛

نومبائعین

آخری پانچ دوستوں میں جنہوں نے گذشتہ چند ماہ میں بیعت کی ہے۔ دو لڑکیاں ہیں۔ جو بہت مخلص ہیں۔ ان میں سے ایک نے قریباً تمام روزے رکھے۔ اور اس بات کا اور نیز اس کے تغیر کا جو اس لڑکی کے عام حالات و اطوار میں بیعت کر لینے کے بعد ظاہر ہوا۔ اس کے والدین پر بہت اچھا اثر ہوا ہے جس کا انہوں نے عید الفطر کے روز میرے پاس اور بعض اور دوستوں کے پاس ذکر کیا۔ یہ لڑکی خود تنہا سحری کے وقت اٹھتی۔ اور اپنا کھانا خود تیار کرتی۔ اس کے والدین کا خیال تھا۔ کہ چند روز ایسا کرنے کے بعد تھک کر چھوڑ دے گی۔ مگر وہ نہایت مستقل مزاجی کے طور پر اخیر تک قائم رہی۔ جو لوگ مغربی ممالک کے عادات سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہاں کے لوگوں کے لئے محض صبح سویرے اٹھنا ہی بڑا بھاری مجاہدہ ہے۔ پھر روزے رکھنا تو نُورٌ علیٰ نُور کا مصداق ہے۔ پس اس قسم کے انقلابات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے خلیفۂ وقت کی صداقت اور برکت کا نتیجہ ہیں اللّٰھم صل علیٰ محمد وعلیٰ آل محمد وعلیٰ عبدک المسیح الموعود و بارک وسلم۔ دوسری لڑکی نسبتاً کم عمر ہے جس کو اس کی نانی اماں نے روزے نہیں رکھنے دیئے۔ مگر جب اسے موقعہ ملتا۔ وہ رکھ لیتی۔ باقی تین دوستوں میں سے ایک سلیمان کیاظم امریکہ کے باشندے ہیں۔ جنہوں نے ہماری تبلیغ سے بیعت کی۔ اور بیعت کا فارم ہماری معرفت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ ایک نوجوان ڈنمارک کے باشندے سیاح اور جرنلسٹ ہیں۔ اور بعض اسلامی ممالک کی سیاحت کر چکے ہیں۔ اب وہ یہاں سے فلسطین اور حجاز و عرب کی سیر کو گئے ہوئے ہیں۔ تیسرے ایک نوجوان Mr. Hardy ہیں۔ جن کا اسلامی نام عبد الرحمن رکھا گیا ہے۔ ان کی عمر غالباً سترہ برس کے قریب ہے۔ مگر دین کے لئے بڑا جوش رکھتے ہیں۔ اور اسلامی تعلیم جلد جلد اخذ کر رہے ہیں۔ دینی خدمت کرنے کا بہت شوق رکھتے ہیں۔ اس نوجوان نے بھی سارے روزے رکھے۔ ذہن رسا رکھتے ہیں۔ مطالعہ کا شوق ہے۔ اور نماز کا سبق اور یسرنا القرآن کا مطالعہ بہت سرعت کے ساتھ کر رہے ہیں ناظرین کرام سے درخواست ہے۔ کہ ہم سب کے لئے دعا فرماتے رہا کریں۔

صوفی عبد القدیر صاحب

عرصہ زیر رپورٹ میں صوفی عبد القدیر صاحب نے دو [illegible] میں لیکچر دیئے۔ ایک تھیوسافیکل سوسائٹی میں تھا۔ اور اس کا مضمون تھا۔ موجودہ اسلامی دنیا۔ دوسرا فیلوشپ آف [illegible] میں تھا۔ اور لیکچر کا عنوان "اسلام" تھا۔ ہر دو لیکچروں کے بعد سوال و جواب ہوئے۔ خاکسار فرزند علی عفی عنہ امام مسجد لندن

مجلس مشاورت کے دوسرے دن کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے ۱۸-اپریل کے اجلاس میں نظارت بیت المال کے متعلق جو سب کمیٹی مقرر فرمائی تھی اس نے اپنا ایک اجلاس رات کے دس سے [illegible] بجے تک منعقد کیا۔ اور دوسرا اجلاس صبح ۹ بجے سے ۱۱½ بجے تک۔ دوسرے دن احمدیہ کانفرنس کا اجلاس ۱۲ بجے کے قریب شروع ہوا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کے بعد چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج کرنال کو اس اجلاس کا چیئرمین مقرر فرمایا۔ پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان رقوم کا اعلان کیا۔ جو دوران سال میں مختلف صیغہ جات نے بجٹ میں اضافہ کے طور پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے منظور فرمائیں۔ مختلف مقامات کے نمائندوں نے مرکزی صیغوں کے متعلق جو سوالات بھیجے تھے۔ ان کی مطبوعہ کاپیاں نمائندوں میں تقسیم کی گئیں۔ اور چیئرمین صاحب نے سوال کنندوں کو باری باری اپنے سوالات پیش کرنے کے لئے کہا۔ اور ناظر صاحبان نے ان کے جوابات دیئے۔ سید عبد الحی صاحب منصوری نے گو اپنے سوالات واپس لے لئے۔ لیکن ان کے جوابات بھی دے دیئے گئے۔ آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تقریر فرمائی جس میں بعض سوالات کے جوابات کی تشریح فرمائی۔ اور اجلاس ایک بجے کے قریب نماز ظہر و عصر کے لئے برخاست ہوا۔ نمازیں مسجد نور میں جمع کر کے حضور نے پڑھائیں۔ اور پھر دوسرا اجلاس ساڑھے تین بجے شروع ہوا ؛

۱۹-اپریل کے دوسرے اجلاس میں وزیٹرز کو داخلہ کی اجازت نہ تھی۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگان کی پرائیویٹ مجلس منعقد فرمائی۔ اور مستریوں کے پیدا کردہ فتنہ کے متعلق مشورہ طلب کیا کہ آیا ان کے خلاف قانونی چارہ جوئی کرنی چاہیئے۔ یا کیا صورت اختیار کی جائے۔ اجلاس کی کارروائی کے لئے جناب پیر اکبر علی صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ایم۔ ایل۔ سی کو حضور نے چیئرمین مقرر فرمایا۔ کئی اصحاب نے نہایت پُر زور اور غیرت و حمیت میں ڈوبی ہوئی تقریریں کیں۔ اور جب لمبی گفتگو کے بعد حضور نے آراء طلب فرمائیں۔ تو کثرت آراء مقدمہ کرنے کے خلاف نکلیں۔ حضور نے یہ فرماتے ہوئے۔ کہ یہ اجلاس شروع کرنے کے وقت تک میرا یہی خیال تھا۔ کہ میرے سوا جن پر مستریوں نے اتہام لگائے ہیں ان کی طرف سے مقدمہ ہونا چاہیئے لیکن اب میری بھی یہی رائے ہے۔ کہ مقدمہ نہ ہو۔ بلکہ لوگوں کی شرافت اور انسانیت کو اپیل کیا جائے۔ اور پروپیگنڈا کے ذریعہ اس فتنہ کا ازالہ کیا جائے۔ اس کے علاوہ حضور نے ان اصحاب سے جو اس فتنہ کا احساس رکھتے ہوں۔ اور روزہ رکھ سکتے ہیں۔ ۳۰ سے ۴۰ ایام کے درمیان جتنے پیر کے دن آتے ہیں۔ ان میں روزہ رکھنے کا ارشاد فرمایا جس عموم۔ اور دعاؤں پر خاص زور دینے کی تلقین کی۔ اس کے متعلق مفصل اعلان اگلے پرچہ میں درج کیا جائے گا۔ (انشاء اللہ)

ایک اور مسئلہ یہ تھا۔ کہ جو لوگ تحقیقات کے بعد منافق اور سلسلہ کے دشمن ثابت ہوں۔ ان کے ساتھ کیا سلوک کرنا چاہیئے۔ اس امر کو حضور نے ایک خاص مجلس مشاورت کے لئے ملتوی فرمایا۔ جو کسی اور موقع پر حضور طلب فرمائیں گے۔ ۷ بجے کے قریب تیسرا اجلاس شروع ہوا جس کے چیئرمین خان صاحب چوہدری نعمت خان صاحب تھے۔ اس میں وزیٹرز کو آنے کی اجازت دیدی گئی۔ اس وقت بجٹ پیش ہوا جس پر ۹ بجے تک گفتگو ہوئی۔ اور پھر اجلاس آئندہ کے لئے ملتوی ہوا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۸۴ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۲ اپریل ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

پرستاران باطل کا چیلنج اہل حق کے نام

ظفر علی کی گیدڑ بھبکیوں کا جواب

مسلمانوں پر ہندوؤں کے خوفناک مظالم

ہمارے دیکھتے دیکھتے غیر مسلموں کی طرف سے مسلمانوں پر صدہا قسم کے مظالم ڈھائے گئے۔ ان کی خوراک پر جبراً پابندیاں عائد کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ حکومت کے ادارات میں ان کی بے حد حق تلفی کی گئی۔ ان کے کئی گاؤں سنگدلیوں نے نذر آتش کر دئے۔ ان کی جائدادیں تباہ کر دیں۔ ان کا خون نہایت بے دردی سے بہایا گیا۔ اور سینکڑوں فرزندان توحید کو نہایت سفاکی سے تختہ ستم بنایا گیا۔ حتیٰ کہ مادی اور جسمانی مصائب سے بڑھ کر انہیں روحانی طور پر قتل کرنے کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ ہزاروں انسانوں کو ڈرا دھمکا کر ہر رنگ میں رعب ڈال کر اور سیم وزر کے پھندے میں پھنسا کر مرتد کر لیا گیا۔ اور اس سلسلہ میں بے حد مظالم کئے گئے۔ بانی اسلام علیہ التحیۃ والسلام پر ایک منظم سازش کے ماتحت ایسے کمینہ ناپاک اور مسلسل حملے کئے گئے۔ جن کی یاد بھی ایک کلمہ گو کو لرزہ براندام کر دیتی ہے۔ اور جنہیں پڑھ کر ہزاروں سال بعد آنے والی اسلامی نسلوں کا بھی خون کھولے بغیر نہیں رہے گا۔

نام نہاد لیڈروں کی بے حسی

لیکن افسوس کہ ہندوستان کے ایک ایسے طبقہ نے جو مسلمانوں کی لیڈری کا مدعی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اگر کچھ کیا۔ تو یہی۔ کہ ان حرکات کو ایک فرد واحد کی طرف منسوب کر کے زبانی طور پر احتجاج کر دیا۔ بلکہ ان کی ایمانی موت اور روحانی واخلاقی پستی کا یہ عالم ہے کہ کسی کو ہندو قوم کی اس کھلی کھلی سازش کے خلاف اظہار ناراضگی کی بھی جرأت نہ ہوئی۔ بعض منصف مزاج ہندو بھی اس افتراق انگیز تحریک کی پشت پر ایک منظم قوت کا اعلان کرنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن ظفر علی جس کے دماغ میں مسلمانوں کی لیڈری کے ساتھ علم وعقل میں بھی اپنا ہمسر نہ رکھنے کا خبط سما چکا ہے۔ یہی صدائے بے ہنگام بلند کرتا رہا۔ کہ تذلیل رسول کے ان ناپاک مظاہرات کو کسی منظم سازش اور باقاعدہ منصوبہ کا نتیجہ نہیں سمجھنا چاہئیے۔ بلکہ اس کی ذمہ واری ایک آدھ شخص تک محدود سمجھی جائے۔

ظفر علی کی غیرت وحمیت کی پردہ دری

لیکن نیرنگی روزگار کا تماشا دیکھئے۔ وہی ظفر علی جس کی رگ حمیت وغیرت کبھی مسلمانوں کے خون کی ارزانی پر نہ پھڑکی جس میں سرور کونین کی شدید ترین توہین پر بھی کوئی حرکت نہ پیدا ہوئی۔ جو مسلمانوں کو مرتد کئے جانے پر نہ ہلی۔ اور جس میں مسلمانوں کے حقوق کی بے طرح پامالی بھی کوئی جنبش نہ پیدا کر سکی۔ وہ چند آوارہ عرفاً ذلیل اور نہایت بداخلاق لونڈوں کے اس بیان پر کہ قادیان کے احمدیوں نے اس لئے کہ ہم متواتر دو سال سے ان کے مقدس امام پر جس کے ہاتھ پر وہ اپنا سب کچھ بیچ چکے۔ اور جس کے ادنےٰ اشارہ پر وہ اپنی ہر چیز قربان کر دینا سعادت عظمےٰ یقین کرتے ہیں۔ اس کی پاکدامن بیویوں اور عفت مآب بیٹیوں کے ننگ وناموس اور عفت وعصمت پر گندے اور ذلیل حملے کرنے کا بے ضرر اور پرامن شغل اختیار کئے ہوئے تھے ہم پر چندوں سے عرصہ عافیت تنگ کر رکھا ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے والد کو ایک قادیانی نے دو تین جوتے رسید کر دئے اور ہمارے مکان کو آگ لگا کر ایک چھپر کی چند کڑیاں جلا دیں یہ معلوم کئے بغیر کہ ان واقعات میں کہاں تک صداقت وحقیقت کو دخل ہے۔ اور ان کے وقوع پذیر ہونے کا کس حد تک امکان ہے۔ قادیانیوں کو صفحۂ دہر سے نیست ونابود کر دینے کا تہیہ کر کے میدان میں اتر آیا ہے۔ اور چیلنج پر چیلنج دے رہا ہے۔

ایذا رسانی اور بائیکاٹ کی دھمکی

۱۱- اپریل کو شیرانوالہ دروازہ لاہور کی مسجد میں سارداؤ ایکٹ کی خلاف ورزی کے لئے ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں "زمیندار" محترم ظفر علی خاں" بھی جن کے دل ودماغ کو "مولانا عبدالکریم قادیانی کی مظلومی اور خلیفہ قادیان کی چیرہ دستی" نے نہایت بری طرح ماؤف کر رکھا ہے۔ اور جنہیں ان دنوں دنیائے اسلام کی ان عظیم الشان شخصیتوں کو "خلیفہ قادیان" جیسے انسان سے بچانے کے سوا کچھ نہیں سوجھتا۔ آدھمکے۔ اور موقع ومحل کا لحاظ کئے بغیر "مولانا عبدالکریم قادیانی کی مظلومی اور خلیفہ قادیان کی چیرہ دستی" کی پُرالم داستان "نہایت ہی دردناک الفاظ میں سنانی شروع کر دی۔ آخر آپ کی سعی سے ایک ریزولیوشن پاس ہوا۔ جس کا ملخص یہ ہے:۔

"بشیر الدین محمود کو ایک ہفتہ کی مہلت دی جاتی ہے۔ انہیں لازم ہے۔ کہ وہ اس عرصہ میں اس نقصان کی تلافی کریں۔ جو ان کی جماعت سے عبدالکریم وغیرہ کو پہنچا ہے۔ ان کو اور ان کے اعزہ کو اپنے مکان میں امن وامان سے رہنے کا موقعہ دے۔ مسلمانان لاہور کا یہ جلسہ عزم بالجزم کرتا ہے۔ کہ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔ تو قادیانیوں پر عافیت تنگ کر دی جائے گی۔ ان سے ہر قسم کے تعلقات قطع کر لئے جائیں گے۔ اور ان کو تباہ کر دیا جائیگا کہ ان کی ٹکر اس وقت دنیا کے تمام مسلمانوں سے ہے۔ اور غلامان محمدؐ کے اس بے پناہ عتاب سے کوئی نصرانی طاقت خواہ وہ کتنی بڑی ہو۔ انہیں نہیں بچا سکتی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان جلالی جس کی مظہر اتم اب بھی حضورؐ کی امت ہے۔ بروئے کار آ کر رہے گی"۔ (زمیندار ۱۳- اپریل)

عالم اسلام کی ہولناک مصائب اور عبدالکریم کی مظلومی

یہ حیرت کا مقام ہے۔ ظفر علی اور اس کے ہمراہیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مظلومی آجتک متاثر نہ کر سکی اسلام کی پریشان حالی ٹس سے مس نہ کر سکی۔ مسلمانوں کے مصائب کی دردناک اور زہرہ گداز داستان انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کر سکی۔ سبابین وشاتمین رسول پاکؐ "غلامان محمدؐ کے اس بے پناہ عتاب" سے بچے رہے۔ مسلمانوں کے خون کے پیاسوں کی بھی "ٹکر دنیا کے تمام مسلمانوں سے" آجتک نہ ہو سکی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ شان جلالی جس کی مظہر اتم اب بھی حضورؐ کی امت ہے" کے "بروئے کار" آنے کے لئے آجتک کوئی موقعہ پیدا نہ ہوا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ظفر علی صاحب کی یہ تمام گوناگوں خصوصیات قدرت کے خاص تصرفات کے ماتحت اس لئے محفوظ رکھی جا رہی تھیں۔ کہ وہ مولانا عبدالکریمؒ کی مظلومی پر یک لخت بیدار ہو کر قادیانیوں کو نابود کر دیں۔ الغت ہے ایسے اسلام پر۔ اور ہزار لعنت ہے ایسی غیرت وحمیت پر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جاں نثاروں کی سخت سے سخت مصیبت کے وقت تو ظاہر نہ ہو۔ لیکن بداخلاق اور بازاری لونڈوں کی معتوبانہ اور

بے بنیاد داستانوں پر یکایک جوش میں آجائے ؟

باطل سے دبنے والے اے آسماں نہیں ہم

ہم بانگ دہل بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ ہم "عافیت تنگ کر دینے اور ہر قسم کے تعلقات قطع کر دیئے" جانے کی دھمکیوں سے مرعوب ہونے والے نہیں۔ بھلا دنیا کی تاریخ سے کوئی ایک تو ایسی صداقت پیش کرو جسے مٹانے کے لئے تمام طاغوتی طاقتوں نے اکٹھے ہو کر زور نہ مارا ہو۔ حق کے حامیوں کو طرح طرح کے مصائب میں مبتلا نہ کیا ہو۔ ان کا کامل بائیکاٹ نہ کیا ہو۔ اور ان پر عافیت تنگ نہ کی گئی ہو۔ پھر کوئی ایک مثال ہی ایسی پیش کرو کہ ایسا کرنے والے باوجود ہر قسم کی طاقت و شوکت رکھنے کے چند ایک غریب اور بادی النظر میں معمولی حیثیت رکھنے والوں کے مقابلہ میں خائب و خاسر اور ناکام و نامراد نہ ہوئے ہوں۔ کونسا نبی اور مامور من اللہ ایسا گذرا ہے۔ جس کے مقابلہ میں مخالفین نے وہ تمام حربے استعمال نہ کئے۔ جن سے آج ہم کو ڈرایا جا رہا ہے۔ مگر انجام پر نظر ڈالو۔ کہ کس طرح ایسے منصوبے کرنے والے ذلیل و خوار ہوئے۔ پھر کیا۔ آج ہمیں تعلقات قطع کرنے اور عافیت تنگ کرنے سے ڈرانے والے وہی نہیں۔ جو خود معہ ان مددگاروں کے جو آج گمنامی اور کس مپرسی کے گوشہ میں پڑے ہیں۔ عیسائیوں اور آریوں سے مل کر طرح طرح کے جھوٹے اور اخلاق سوز طریق اختیار کرنے کے باوجود بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کو ابتدائی حالت میں بھی ناکام نہ دکھ سکے۔ اور تمام شیطانی حربے استعمال کرنے کے باوجود اس کی کامیابی کو روک نہ سکے۔ پھر آج جبکہ ہم خدا کے فضل سے لاکھوں کی تعداد میں ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ کس طرح خیال کیا جا سکتا ہے۔ کہ ہمیں ڈرا لیں گے ؟

کثرت کی حقیقت

بے شک انہیں اپنی کثرت پر ناز ہے۔ لیکن یاد رکھیں کہ بھیڑوں کی کثرت شیر کے مقابلہ میں اور کوؤں کی کثرت باز کے مقابلہ میں جس طرح بے کار ہے۔ یہی حال ان کی کثرت کا ہے۔ بھلا جو اپنی جان و مال خدا تعالیٰ کی راہ میں دینا اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتے ہوں۔ ان کے مقابلہ میں دنیا کے کیڑوں اور لمحہ بہ لمحہ رنگ بدلنے والے گرگٹوں کی کیا ہستی ہے۔ پس آؤ۔ اور وہ تمام حربے جو انبیاء کی جماعتوں کے مقابلہ میں آج تک استعمال ہوتے رہے ہیں۔ استعمال کر لو۔ پھر دیکھو۔ خدا تعالےٰ کس کی تائید کرتا ہے اور کسے ذلیل و رسوا کرتا ہے۔ ہم اچھی طرح جانتے ہیں۔ کہ تکالیف اور مصائب روحانی جماعتوں کی ترقی کا موجب ہوا کرتی ہیں۔ اس لئے جتنا بھی زیادہ ہمیں دبانے کی کوشش کی جائے گی۔ ہم خدا کے فضل سے اتنا ہی زیادہ ابھریں گے۔ ہمیں وہ ظلم اور سفاکیاں یاد ہیں۔ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اولین صحابہ پر روا رکھی گئیں۔ موجودہ زمانہ کے ظالم ہزار شقی القلب سہی لیکن ان کی قساوت قلبی کفار مکہ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ ان کے جانشین بن کر ان کی یاد تازہ کرنا چاہتے ہیں تو یاد رکھیں۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ جماعت احمدیہ مثیل صحابہ کرام ہے اس لئے جب تک خدا تعالےٰ کا منشا ہوگا۔ ہم اسی طرح مظالم برداشت کریں گے جس طرح صحابہ نے قریش کے مظالم برداشت کئے۔ لیکن انہی کی طرح جب مشیت ایزدی کے ماتحت مقابلہ کے لئے کھڑا ہونا پڑا۔ تو اس لحاظ سے بھی ہم خدا تعالےٰ کے فضل سے صحابہ کا پورا پورا نمونہ بن کر دکھا دیں گے۔ اور اس کی توفیق سے بدر و حنین کے نظارے آج بھی دنیا اپنی آنکھوں سے دیکھے گی ؟

صرف خدا پر بھروسہ ہے

”نصرانی طاقت بے شک ہمیں نہیں بچا سکتی۔ ہمیں خود اس کا اعتراف ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ ہم نے آج تک کبھی یہ خیال بھی نہیں کیا۔ بلکہ ایسا خیال سلب ایمان کا باعث یقین کرتے ہیں۔ ہمیں بچانے والی وہی قادر مطلق ہستی ہے۔ جس نے ابراہیمؑ کو نمرود سے بچایا۔ جس نے موسیٰؑ کو فرعون کے پنجہ سے نجات دی۔ جس نے مسیحؑ کو یہودیوں کی ایذا رسانی سے محفوظ رکھا۔ جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قریش کے منصوبوں کو ناکام کیا۔ اور بالآخر حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کو باوجود انتہائی کمزوری اور بے کسی کے دشمنوں کے مقابلہ میں کامیابی عطا فرمائی ؟

ظفر علی کی بڑ

ظفر علی کا تمام دنیا کے مسلمانوں کو اپنے ساتھ ظاہر کرنا ہمارے خیال میں مسلمانوں کی شدید ترین توہین کے مترادف ہے اور ہم ایک لمحہ کے لئے بھی یہ یقین نہیں کر سکتے کہ شریف مسلمان ظفر علی ایسے مفسد اور اخلاق باختہ لوگوں کی تائید کر کے انسانیت کو ذلیل و رسوا کرنے کا خیال دل میں لا سکتے ہیں۔ اور یہ نا ممکن ہے کہ تمام دنیا کے مسلمانوں کا مذاق ظفر علی کی طرح فتنہ گر واقعہ ہو نیز کراچی و دہلی وغیرہ مقامات پر مسلمانوں سے جوتے کھانے کے باوجود ہم حیران ہیں۔ اسے اتنا بڑا بول بولنے کی جرأت کس طرح ہوئی ؟

ہم کسی کے امن میں مخل نہیں

باقی رہا۔ عبدالکریم وغیرہ کو اپنے مکان میں امن سے رہنے دینا۔ سو کسی کے ڈر اور خوف کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ حقیقتاً ہم نے آج تک ان کے یہاں رہنے پر اعتراض نہیں کیا۔ اور نہ ہی اب انہیں اس مقدس خطہ کو اپنے وجود نامسعود سے ناپاک کر دینے پر مجبور کیا ہے۔ خود ہی انہوں نے یہ افواہیں پھیلائیں۔ کہ ان کے قتل کی سازش ہو رہی ہے۔ اور خود ہی یہاں سے چلے گئے ؟

شریف مسلمانوں سے

ہمیں یقین ہے۔ کہ شریف اور معزز مسلمان نہ صرف ظفر علی کی ان مجرمانہ اور مفسدانہ سرگرمیوں سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ انہیں سخت نفرت و حقارت سے دیکھتے ہیں۔ اور یہی ان کی شرافت کا تقاضا بھی ہے۔ لیکن کیا ہی اچھا ہو۔ اگر وہ ظفر علی اور اسی قماش کے دیگر مفسدہ پردازوں کی حوصلہ فرسائی کرنے کے ذرائع اختیار کیا کریں۔ تاکہ یہ لوگ نت نیا فتنہ کھڑا کر کے مسلمانوں کی طاقت کو نقصان پہونچانے کے جرم کا ارتکاب نہ کر سکیں ؟

عدم تشدد کا نقاب

گاندھی جی نے اپنی ایک تازہ تقریر میں جہاں یہ کہا۔ کہ ”جب کبھی میں سنتا ہوں۔ کہ پرامن ستیاگرہ کے حامیوں نے تشدد کا مظاہرہ کیا۔ تو مجھے دکھ ہوتا ہے۔ میں اس بات پر برافروختہ ہوتا ہوں۔ بعد میں رام نام کا دھیان دھرتا ہوں۔ اور مجھے شانتی آجاتی ہے“ وہاں یہ بھی فرمایا۔ کہ ”ہندوستان کا حق ہے کہ وہ راہ تشدد پر گامزن ہو“ (پرتاپ ۱۶ اپریل)

گاندھی جی اس قسم کے خیالات پہلے بھی متعدد بار ظاہر کر چکے ہیں۔ جن کا مطلب سوائے اس کے کیا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی عدم تشدد صرف اپنے لئے ہی ضروری سمجھتے ہیں۔ اور باقی سارے ہندوستان کو تشدد اختیار کرنے کا پورا پورا حق دیتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ عدم تشدد کا نقاب تشدد کے لئے موقعہ تلاش کرنے کے لئے ہے۔ اور اس موقعہ کے لئے خود گاندھی جی لوگوں کو تیار کر رہے ہیں۔ اس بارے میں مسلمانوں کے لئے اگر کوئی بات قابل غور ہے۔ تو یہ کہ جو لوگ اس وقت ان کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے۔ اور ان کے حقوق کو قطعاً نظر انداز کرتے ہوئے تشدد کے ذریعہ کامل آزادی حاصل کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ انہیں اگر اپنے مقصد میں کامیابی حاصل ہو گئی۔ تو وہ مسلمانوں سے کیا سلوک کریں گے۔ کیا مسلمانوں کو بھی وہ تشدد کے ذریعہ دبائے رکھنے کی کوشش نہ کریں گے ؟ مسلمانوں پر تو ان کا تشدد اب بھی جاری ہے۔ جہاں اور جس رنگ میں انہیں موقعہ ملتا ہے۔ مسلمانوں کا خون چوسنے میں لگے ہوئے ہیں کہیں شدھی کے پردے میں۔ کہیں گئو رکھشا کی آڑ میں۔ کہیں باجا بجانے کے بہانے سے مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کئے ہوئے ہیں۔ تاہم حکومت کچھ نہ کچھ روک تھام کرتی رہتی ہے۔ جب انہیں کوئی پوچھنے والا ہی نہ ہوگا۔ تو وہ کیا کچھ نہ کریں گے ؟

دیانندی اخباروں کی مسلمانوں میں فتنہ انگیزی

ظفر علی نے اپنی شرارت پسند فطرت کے ماتحت احمدیوں کے خلاف مسلمانوں کو اشتعال دلاکر فساد پھیلانے اور احمدیوں کا بائیکاٹ کرانے کی جو مہم شروع کی ہے۔ مسلمانوں کے لئے بلحاظ قوم کے مضر اور نقصان رساں ہونے کا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے۔ کہ آریہ اخبارات جن کی نگاہ میں تمام مسلمان کانٹے کی طرح کھٹکتے ہیں۔ بڑے زور سے اس کی حمایت کررہے ہیں۔ چنانچہ مسلمانوں کے مذہبی اور سیاسی حقوق کا بدترین دشمن "ملاپ" "لائل پور میں مرزائیوں کا بائیکاٹ" کے عنوان سے خوشی مناتا ہوا۔ ہرجگہ کے مسلمانوں کو حکم دیتا ہے۔ کہ "اس کی تقلید کرو" (ملاپ ۱۶ر اپریل)

ہم نہیں سمجھتے۔ دیانندی اخبارات کے طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے کسی عقلمند مسلمان سے یہ بات پوشیدہ رہ سکتی ہے کہ ان اخبارات کا مسلمانوں کے داخلی معاملات میں دخل دینا نقصان پہونچانے کے سوا کوئی اور مقصد رکھتا ہے۔ ظفر علی اور اسی قماش کے لوگ جو پہلے ہی ہندوؤں کے ہاتھ مسلمانوں کو فروخت کرچکے ہیں۔ اگر فتنہ انگیزی سے باز نہ آئیں۔ اور ایسے نازک وقت میں جبکہ مسلمان خواہ وہ کسی فرقہ کے ہوں سخت مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ اندرونی جھگڑے اور فساد شروع کرکے ان کی طاقت ضایع کرنے میں لگے رہیں۔ تو تعجب کی بات نہیں۔ لیکن معاملہ فہم اور دور اندیش مسلمانوں کو اس قسم کے فتنوں کے انسداد کی پوری پوری کوشش کرنی چاہئے۔

مسلمانوں سے ملاپ کی عداوت

"ملاپ" جو احمدیوں کا بائیکاٹ کرانے اور انہیں ظالم بے سہارا بنانے کے لئے مسلمانوں کو اشتعال دلا رہا ہے مسلمانوں کے متعلق اس کی اپنی روش کا اندازہ لگانے کے لئے۔ اس کا وہی صفحہ دیکھ لینا کافی ہے۔ جس میں اس نے "مرزائیوں کا بائیکاٹ" کرنے کی تلقین کی ہے۔ ضلع گوڑگانوہ کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے۔ "ضلع گوڑگانوہ میں مسلمان افسروں کی کثرت رنگ لارہی ہے۔" "حکومت پنجاب کو دیکھنا چاہئے۔ کہ اس نے ضلع گوڑگانوہ میں جو اتنا ہندو آزار جتھہ بھیج دیا ہے۔ وہ اپنا رنگ لائے بغیر نہیں رہیگا" (ملاپ ۱۱ر اپریل)

حالانکہ بات صرف اتنی ہے۔ کہ اس ضلع کے ایک گاؤں کے ہندو بلوائی نے مسلمانوں کو ذبیحہ گئے سے روکنے کے لئے ان پر حملہ کیا۔ اور اس جرم میں کچھ ہندو گرفتار کئے گئے۔

پھر ڈاکٹر کچلو کی بعض دیگر صفات میں اس کا بھی ذکر کرتا ہوا۔ کہ "مذہب کو بھی برائے نام ہی مانتے ہیں"۔ انہیں "طاقت اور شہرت کا بھوکا" بتا کر لکھتا ہے۔

"ڈاکٹر کچلو کو سمجھانا فضول ہے۔ آپ کو تو خدا ہی ہدایت دے۔ یا حب الوطنی کا نشہ آپ کو شہرت پسندی اور ہوس اقتدار سے بچا رکھے۔ ورنہ اور کوئی چارہ نہیں"

جو اخبار اس طرح بات بات میں مسلمانوں سے عداوت اور دشمنی کا ثبوت دیتا ہو۔ وہ جب احمدیوں کو بائیکاٹ کرنے کی حمایت کرتا اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کرتا ہے تو صاف ظاہر ہے۔ کہ وہ اس تحریک کو مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا باعث سمجھتا ہے۔ اور چاہتا ہے۔ کہ مسلمان آپس میں ہی الجھے رہیں۔ اور ہندو سہولت کے ساتھ انہیں مٹانے میں کامیاب ہوسکیں ‹

قانون شکنوں کی گرفتاریاں

آخر گورنمنٹ ہند کو وہ قدم اٹھانا ہی پڑا۔ جس کے لئے کانگرسیوں کی طرف سے اسے مجبور کیا جارہا تھا۔ یعنی مختلف مقامات پر گرفتاریاں شروع ہوگئیں۔ اور مختلف میعاد کی سزائیں دی جانے لگیں۔ نمک سازی سے گاندھی جی کی غرض ہی یہ تھی کہ گورنمنٹ لوگوں کو گرفتار کرے۔ اور اس طرح ملک میں شورش پھیلے۔ ورنہ یہ تو وہ بھی اچھی طرح جانتے تھے۔ کہ نمک بنانے سے آزادی کے حصول کا کوئی تعلق نہیں۔ صدر کانگریس کی گرفتاری کے بعد اب صرف ایک قدم باقی رہ گیا ہے۔ اور وہ گاندھی جی کی گرفتاری ہے۔ یہ عمل میں آئے۔ یا نہ آئے۔ قانون شکنی کرنے والوں کو معلوم ہوچکا ہے۔ کہ گورنمنٹ بھی انتہائی کارروائی کرنے کے لئے تیار ہے۔ اس طرح ملک پر جو تباہی و بربادی نازل ہونے والی ہے۔ وہ نہایت ہی افسوسناک ہے۔ اور اس کی ساری ذمہ واری ان لوگوں پر عاید ہوگی۔ جو باوجود گورنمنٹ کی طرف سے تصفیہ حقوق کے انتظامات کرنے اور اہل ہند کے مطالبات سننے پر آمادہ ہونے کے ٹیڑھا راستہ اختیار کررہے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ جو کچھ وہ کہیں۔ بغیر چون وچرا کے تسلیم کرلیا جائے۔ تعجب ہے۔ یہ بات ایک طاقت ور اور ملک پر قابض حکومت کے سامنے وہ لوگ پیش کررہے ہیں۔ جو تہی دست اور حکومت سے محروم ہونے کی حالت میں مسلمانوں کے مطالبات سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں ‹

قابل توجہ ایجنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے

ہم نے بذریعہ اخبار بھی توجہ دلائی تھی۔ اور دو فرد اسٹور خارجہ نے بھی دو چٹھیاں لکھیں۔ بلکہ اپنا نمائندہ بھیجکر ریلوے حکام کے اس نقص کی طرف توجہ دلائی۔ کہ ۲ ڈاؤن شٹل جو قادیان سے صبح ۱۵-۵ بجے روانہ ہوتی تھی۔ چونکہ اسے بٹالہ نہ لاہور کی طرف جانے والی کوئی گاڑی ملتی ہے۔ نہ پٹھانکوٹ کی طرف۔ اس لئے وہ بے فائدہ ہے۔ اس کا وقت تبدیل کرکے ۶½ بجے کردیا جائے۔ تاکہ نمبر ۲۸ پٹھانکوٹ جانے والی ٹرین اور نمبر ۲ لاہور جانے والی ٹرین مل سکے۔

لیکن افسوس ہے۔ کہ ۱۵ر اپریل سے جو تغیر ٹائم ٹیبل میں کیا گیا ہے۔ اس میں قادیان سے نمبر ۲ شٹل کی روانگی کا وقت بجائے ۱۵-۵ کے ۲۰-۱۰ کردیا گیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ صرف آدھ گھنٹہ کے فرق کی وجہ سے اسے لاہور والی ٹرین بٹالہ نہیں مل سکیگی۔ ہم نہیں سمجھتے۔ کہ ریلوے افسران کا اس میں کیا حرج ہے۔ اگر یہی ٹرین قادیان سے ۹½ بجے روانہ ہو۔ بلکہ ۹ بجے اور بٹالہ ۱۰¼ یا ۱۰½ بجے پہونچ جائے۔ تو مسافروں کو لاہور جانے والی ٹرین ۳۰-۱۰ اپر مل سکیگی۔ اور پٹھانکوٹ جانے والی ۱۱½ بجے۔ دیہات کے لوگ جو صبح ۷ بجے قادیان نہیں پہونچ سکتے۔ ان کے لئے اس ٹائمنگ میں بہت سہولت ہے۔ امید ہے۔ افسران ریلوے اس پر توجہ فرمائینگے ‹

علی برادران پر ہندوؤں کے الزام

جب سے علی برادران نے مسلمانوں کے خلاف ہندوؤں کی منفو بازیوں اور نقصان رسانیوں سے آگاہ ہوکر ان سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ اسی وقت سے یہ حالت ہے۔ کہ چار چار کوڑی کے ہندو ان کے منہ آتے رہتے ہیں۔ اور وہ لوگ جو علی برادران کے بل بوتے پر اپنے کو دستے پھرتے تھے خاموش بیٹھے ہیں۔ اور اتنا بھی نہیں کرتے کہ جھوٹے الزام اور بے بنیاد اتہام لگانیوالوں کو رد کریں۔ یا کم ازکم ان کے متعلق نفرت وحقارت کا اظہار کریں۔

اس صورت حالات سے متاثر ہوکر مولانا شوکت علی نے ایک بیان شایع کیا ہے جس میں لکھتے ہیں۔

"کل تک جبکہ ہم ہندوؤں کے ساتھ کام کرتے تھے۔ تو ہرجگہ بڑے بھائی کا خطاب ملتا تھا۔ اور دنیا کی تمام خوبیاں ہم میں تھیں آج جب ہم مسلمانوں کو ہندوؤں کی دراز دستی اور ہندو راج قائم کرنے کے منصوبوں سے بچا رہے ہیں۔ تو دنیا کا کوئی عیب نہیں جو ہم میں نہیں ہے" (الامان ۱۵ر اپریل)

اس سے ظاہر ہے۔ کہ کوئی بڑے سے بڑا مسلمان ہندوؤں کے بے پناہ تیروں سے اسی وقت تک محفوظ رہ سکتا ہے جب تک ان کے ساتھ مل کر ان کی منشا کے ماتحت کام کرے۔ ورنہ کسی کی عزت و آبرو کی انہیں کوئی پرواہ نہیں۔ وہ مسلمان جو اب بھی ہندوؤں کے پنجہ میں گرفتار ہیں۔ خود اس بات کا تجربہ رکھتے ہیں۔ اور بارہا ہندو

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

انسانی احتیاجیں خدا تعالےٰ کی ہستی کی طرف متوجہ کرتی ہیں

۱۳ اپریل ایک نکاح کا خطبہ پڑھتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

انسان اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے چاروں طرف سے اس طرح گھرا ہوا ہے۔ کہ گویا اس کا ایک ایک لمحہ اور اس کی زندگی کی ایک ایک ساعت اسے اپنے

حقیقی مالک اور خالق

کی طرف توجہ دلا رہی ہے۔ مگر باوجود اس کے کہ سب سے زیادہ انسان کے لئے ہی خدا تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورتیں پیش آتی ہیں۔ اگر کوئی ہستی اللہ تعالےٰ سے بغاوت کرتی ہے تو وہ انسان ہی ہے۔ سوائے انسان کے کوئی ہستی ایسی نہیں جو انا اللّٰہ کا دعویٰ کرنے والی ہو۔ یا لا الٰہ کی مدعی ہو۔ انسان ہی ایک ایسی ہستی ہے۔ جو بعض اوقات اپنی خدائی کا دعویٰ کر بیٹھتی ہے۔ اور بعض اوقات اپنی خدائی کا تو اعلان نہیں کرتی لیکن ساری دنیا کو خدائی طاقتوں میں شریک کرکے صرف اسی ہستی کو نکال دیتی ہے۔ جو

خدائی کی اصلی مستحق

ہے۔ اور خدا کے سوا باقی چیزوں میں خدا کی طاقتیں تسلیم کر لیتی ہے۔ گویا اسے کسی نہ کسی کو خدا تو تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ جو خدا کا انکار کرتا ہے۔ وہ اس کی طاقتیں ساری دنیا میں بانٹ دیتا ہے۔ ایسا انسان یہ تو تسلیم کرتا ہے۔ کہ بغیر مرد کے عورت کا اور بغیر عورت کے مرد کا گذارہ نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح وہ یہ بھی مانتا ہے۔ کہ بغیر کھانے پینے کے بغیر ہوا کے۔ بغیر پانی کے بغیر ستاروں کے۔ بغیر زمین کے۔ بغیر سمندر کے۔ بغیر پہاڑوں کے۔ بغیر دریاؤں کے

دنیا قائم نہیں رہ سکتی

لیکن صرف وہی ہستی جس کے بغیر دنیا قائم نہیں رہ سکتی۔ اس کے متعلق کہہ دیتا ہے۔ وہ نہیں ہے۔ وہ خدا کو تو تسلیم کرتا ہے اور خدائی قائم کرتا ہے لیکن درحقیقت اس کا عمل بغیر قرار دیتا ہے۔ خدا کے کیا معنی ہیں۔ یہی کہ وہ ہستی جس کے بغیر دنیا قائم نہ رہ سکے۔ ایسی طاقتوں کو تو ہر ایک انسان تسلیم کرتا ہے۔ مگر ایک خدا کے ماننے اور نہ ماننے والے میں فرق یہ ہے۔ کہ خدا کا منکر

اصل شے کا انکار

کر دیتا ہے۔ اور دوسری چیزوں کی طرف یہ بات منسوب کر دیتا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ ان چیزوں کے بغیر گذارہ نہیں۔ مگر یہ نہیں مانتا کہ ان کا آگے کسی اور چیز کے بغیر گذارہ نہیں۔ لیکن اگر غور کرکے دیکھا جائے۔ تو ہر چیز دلالت کرتی ہے۔ کہ وہ کسی اور کی محتاج ہے اور وہ اور کی یہاں تک کہ

احتیاج کا سلسلہ

اتنا لمبا چلا جاتا ہے۔ کہ وہ چیز نظروں سے پوشیدہ ہو جاتی ہے مگر احتیاج قائم رہتی ہے۔ پس جب ہر چیز میں احتیاج نظر آتی ہے۔ تو یہ کہنا کہ اس کے پیچھے کوئی ہستی نہیں ہے جو اسے قائم کئے ہوئے ہے غلطی ہے۔

نکاح بھی ان

احتیاجوں میں سے ایک احتیاج

ہے۔ جن کے بغیر انسان کا گذارہ نہیں۔ بیسیوں مردوں کو ہم یہ کہتے سنتے ہیں۔ کہ ہمیں عورت کی ضرورت نہیں۔ اور بیسیوں عورتیں کہہ دیا کرتی ہیں۔ کہ ہمیں مردوں کی پرواہ نہیں لیکن یہ غلط بات ہے۔ مرد جب سے دنیا قائم ہوئی ہے۔ عورت کا محتاج چلا آتا ہے۔ اب بھی محتاج ہے۔ اور آئندہ بھی محتاج رہیگا۔ اسی طرح عورت جب سے دنیا چلی آئی ہے مرد کی محتاج رہی ہے۔ اب بھی ہے۔ اور آئندہ بھی رہے گی۔ جو مرد یہ کہتا ہے۔ کہ اسے عورت کی پرواہ نہیں۔ یا جو عورت یہ کہتی ہے۔ کہ اسے مرد کی پرواہ نہیں۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ جو دہوکہ۔ خود پسندی اور تکبر کا نتیجہ ہوتا ہے جب خالق نے مرد کے لئے عورت کی پرواہ اور عورت کے لئے مرد کی پرواہ رکھی ہے۔ جب ہر ایک چیز کو پیدا کرنے والے نے ایک ہی چیز کو دو الگ الگ ٹکڑوں میں چیر کر رکھدیا۔ اور وہ دونوں اپنی اپنی جگہ اس لئے کھینچتی اور چلاتی ہیں۔ کہ آپس میں ملجائیں تو پھر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ مرد کو عورت کی یا عورت کو مرد کی پرواہ نہیں۔

مرد و عورت کی مثال

ایسی ہے اور مقناطیس کی ہے۔ وہ جب ایک دوسرے کے سامنے آجائیں۔ تو نہیں کہہ سکتے۔ کہ انہیں ایک دوسرے کی پرواہ نہیں۔ وہ خود بخود ایک دوسرے کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔ یہی حال مرد و عورت کا ہے۔ اور مرد و عورت کا ہی نہیں بلکہ ان سب چیزوں کا ہے۔ جن کا ایک دوسرے سے زوجیت کا تعلق رکھا گیا ہے۔ انسان اور خوراک میں زوجیت کا تعلق ہے انسان اور ہوا زوج ہیں۔ انسان اور پانی زوج ہیں۔ انسان اور روشنی زوج ہیں

زوج کے معنی

وہ چیزیں ہیں۔ جو آپس میں ملنے سے مکمل وجود بنیں۔ کھانا انسان کے لئے اور انسان کھانے کے لئے زوج ہے۔ ہوا انسان کے لئے اور انسان ہوا کے لئے زوج ہے۔ پانی انسان کے لئے اور انسان پانی کے لئے زوج ہے۔ پھر ہر چیز کی بنیاد زوج ہے۔ نجار کے لئے کوئی زوج ہے۔ کہ وہ اپنی جگہ بخار نہیں اتار سکتی۔ اور بخار بھی بجائے خود اس سے اثر پذیر نہیں ہو سکتا لیکن جب بخار کے ساتھ کونین ملا دی جائے۔ تو نتیجہ پیدا ہوتا ہے۔ غرض انسان کے ہر طرف دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے احتیاج ہی احتیاج ہے۔ مگر باوجود اس کے سب سے زیادہ

خدا تعالےٰ کا انکار

انسان ہی کرتا ہے۔ بھینس بھی زندگی کی محتاج ہے۔ اور گھوڑا بھی۔ لیکن انسان سے کم۔ ان کی احتیاج جوانی اغراض تک ہی محدود ہوتی ہے مگر انسان تمدنی۔ سیاسی اور مذہبی لحاظ سے بھی محتاج ہے۔ انسان کے سوا اور کسی چیز ان باتوں کی احتیاج نہیں۔ اسی طرح گدھے اور گھوڑے کو کتابوں کی ضرورت نہیں۔ حساب اور تاریخ کی ضرورت نہیں۔ منطق اور فلسفہ کی ضرورت نہیں۔ نہ اسے جغرافیہ کی ضرورت ہے۔ نہ نحو کا محتاج ہے۔ لیکن انسان کو ان سب کی ضرورت ہے۔

غرض انسان چونکہ سب چیزوں سے

زیادہ محتاج

ہے اس لئے ان سب سے زیادہ خدا تعالےٰ کا اقرار کرنے کے دلائل رکھتا ہے۔ اور اس کی ضرورت بھی تھی۔ کیونکہ انسان ہی ہے۔ جو خدا کا انکار کر سکتا ہے۔ اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے اسے زیادہ احتیاجیں لگا دیں۔ اب کہنے کو تو انسان کہتا ہے۔ میں اعلےٰ ہوں۔ اور گھوڑا ادنےٰ ہے۔ لیکن احتیاجوں کے لحاظ سے انسان گھوڑے سے ادنےٰ ہے۔ دیکھو گھوڑا اگر اپنے تھان پر بندھا رہے۔ تو کیسا خوش رہتا اور کیسی خوشی سے ہنہناتا ہے۔ لیکن انسان کو اگر

بیکار کر کے بٹھا رکھا جائے۔ تو بیمار ہو جائے۔ اسی طرح ایک بیمار گھوڑا یا گدھا یا کُتا ایک جگہ خوشی سے پڑا رہتا ہے لیکن اگر کوئی انسان بیمار ہو۔ اور دو گھنٹے اسے اکیلا رہنا پڑے تو غصہ ہونے لگ جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ انسان محتاج ہے۔ کہ کوئی دوسرا اس کے پاس بیٹھ کر اس سے باتیں کرے۔ لیکن گھوڑے یا گدھے کو یہ احتیاج نہیں ہے۔

غرض انسان کو خدا تعالےٰ نے زیادہ احتیاجوں میں جکڑ دیا ہے۔ کیونکہ اس میں انکار کرنے کا مادہ رکھا گیا تھا۔ گر تعجب ہے۔ انسان جتنا زیادہ محتاج ہے۔ اتنا ہی زیادہ خدا تعالےٰ کا منکر ہوتا ہے۔ ایک بڑا مالدار خدا کا منکر ہو جاتا ہے۔ ایک بڑا عالم خدا تعالےٰ کی ہستی کا انکار کر دیتا ہے۔ حالانکہ بڑے مالدار کے معنی ہیں دوسروں کا بہت زیادہ محتاج اور بڑے عالم کے معنی ہیں۔ دوسروں کی زیادہ احتیاج رکھنے والا۔

انسانی احتیاجوں میں سے ہی ایک احتیاج نکاح کی ذمہ داریاں ہیں۔ نر و مادہ حیوانوں میں بھی ملتے ہیں۔ مگر انہیں انسانوں کی طرح ایک دوسرے کی احتیاجیں نہیں ہوتیں۔ جو انسانوں کو بہت زیادہ ہیں۔

ایک کبوتر اور کبوتری

اکٹھے ہوتے ہیں۔ مگر کبوتر کبوتری کی خوراک وغیرہ کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔ اسی طرح کبوتری مکان کی آرائش اور خوراک کی تیاری کی ذمہ دار نہیں ہوتی۔ یہاں تک بھی دیکھا گیا ہے۔ کہ ساتھ کی کبوتری مر گئی۔ تو کبوتر نے دوسری کبوتری قبول نہ کی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ جانوروں میں بھی محبت اور پیار کا تعلق ہوتا ہے۔ مگر یہ نہیں۔ کہ انسان جیسی ذمہ داریاں ان پر عائد ہوتی ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اس قدر محتاج نہیں جس قدر انسان محتاج ہے۔ ان کی زوجیت صرف بقاءِ نسل کے لئے ہوتی ہے۔ مگر انسان کے کام اس قدر وسیع اور اتنے پھیلے پڑے ہیں۔ کہ وہ اکیلا دنیا میں انہیں سرانجام نہیں دے سکتا۔

غرض بیاہ بھی

خدا کی طرف توجہ دلانے والی چیز

ہے۔ مگر یہی اس سے توجہ پھیرنے والی بن جاتی ہے۔ اسی لئے نکاح کے متعلق ذکر کرتے ہوئے نمازوں کو قائم رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ تو وہی چیز جسے خدا تعالےٰ نے اپنی طرف انسان کو متوجہ کرنے کا ذریعہ بنایا۔ جب انسان غفلت سے کام لیتا ہے۔ تو اسی کی وجہ سے خدا تعالےٰ سے دور ہو جاتا ہے۔ اسی لئے انسان کے واسطے شریعت۔ وعظ و نصیحت اور زجر کی ضرورت ہوتی ہے۔ انسان اگر اپنے متعلق غور کرے تو اسے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ وہ کس قدر دوسروں کا محتاج ہے۔ دوسروں کی محبت۔ دوسروں کی ہمدردی اور دوسروں کی امداد کی ہر وقت اسے ضرورت ہے۔ اگر کوئی کسی کو نہ پوچھے تو وہ افسوس کرتا ہے۔ کہ مجھے فلاں نے پوچھا بھی نہیں۔ حالانکہ پوچھنے سے اس کی بیماری کم نہیں ہو جاتی۔ مگر

انسانیت چاہتی ہے

کہ اس کے ہمدرد ہوں۔ یہ سب انسانی احتیاجیں ہیں۔ اسی طرح مرد و عورت کی ایک دوسرے کے متعلق احتیاجیں ہیں۔ اور انسان محسوس کر سکتا ہے۔ کہ صرف ایک ہی ذات غنی اور صمد ہے۔ اور اسی سے مل کر وہ احتیاجوں سے آزاد ہو سکتا ہے۔ دیکھو مالدار عورت سے شادی کر کے مرد مالدار بن جاتا ہے۔ اور بادشاہ سے شادی کر کے عورت ملکہ بن جاتی ہے۔ اس زوجیت کے تعلق نے سکھا دیا۔ کہ

غنی سے زوجیت کا تعلق

پیدا کر کے انسان بھی غنی بن سکتا ہے۔ اور صمد سے زوجیت کا تعلق پیدا کر کے صمد بن سکتا ہے۔ کسی کو اس بات سے تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ روحانیت کے لحاظ سے انسان کو خدا تعالےٰ سے زوجیت کا تعلق ہوتا ہے۔ اور عرفان کے لحاظ سے انسان خدا کا زوج ہوتا ہے۔ ایسا تعلق وحی الٰہی سے اسی طرح روحانیت قائم کرتا ہے۔ جس طرح مرد کا نطفہ بقاءِ نسل کا موجب ہوتا ہے۔ انہی معنوں میں صوفیا نے لکھا ہے۔ کہ کامل انسان کے لئے

مریمی صفت

کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ یعنی وہ انسان کہہ سکے۔ کہ اس نے براہ راست خدا تعالےٰ سے فیض حاصل کیا۔ یہاں براہ راست سے میری مراد وہ نہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہے۔ بلکہ یہ ہے۔ کہ کسی انسان کے فیض سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کے فیض سے روحانیت میں ترقی کرے۔

اخبار اہلحدیث کی کذب بیانی

اخبار اہلحدیث ۱۴ر اپریل ۱۹۳۳ء میں زیر عنوان "مرزائیت سے توبہ" جب ہم نے یہ خبر پڑھی۔ کہ ہمارے موضع سنگولہ ضلع سیالکوٹ میں آٹھ اشخاص جن کے نام تحریر ہیں۔ احمدیت سے تائب ہو گئے ہیں تو ہماری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اور ان علماء کہلانے والوں کے حق میں بے اختیار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تیرہ سو برس پیشتر فرمائی ہوئی حدیث علماءھم شر من تحت ادیم السماء کے الفاظ زبان پر جاری ہو گئے۔

بیان کردہ اشخاص میں صرف ایک شخص فضل دین چوکیدار ایسا ہے۔ جو احمدیت سے مرتد ہوا ہے۔ علی محمد ولد رحیم بخش بفضلہٖ ہر طرح احمدیت پر قائم ہے۔ اور پکا احمدی ہے۔ باقی چھ نے نہ کبھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی اور نہ سلسلہ میں داخل ہوئے۔ اور نہ کبھی کسی نے انکو احمدی سمجھا انکو احمدی ظاہر کر کے احمدیت سے توبہ کرنے والے بیان کرنا سخت دھوکہ دہی اور کذب بیانی ہے۔ اگر اہلحدیث اور اس کا ذب رپورٹر جو ہمارے پاس کے گاؤں موضع گلہ جاراں میں حکیم محمد اسحاق کے نام کا ہے۔ سچا ہے۔ تو علی محمد کا احمدیت سے تائب ہونا اور باقی چھ کا احمدی ہو کر تائب ہونا ثابت کرے۔ علاوہ فضل دین کے جو اپنے ایک رشتہ دار منشی محمد الدین صاحب کی تحریک پر جلسہ سالانہ کے موقع پر برائے نام احمدی ہوا تھا۔ مگر بعد میں بعض وجوہات سے احمدیت سے الگ ہو گیا۔ باقی اشخاص کے متعلق محض جھوٹ لکھا گیا ہے۔ اور جس پرچہ اہلحدیث میں ان اشخاص کے متعلق جھوٹا اعلان کیا گیا ہے۔ وہ جب ان غیر احمدیوں کو سنایا گیا۔ تو خود حیران ہو گئے۔ (فیض محمد ساکن بوہا جاراں چند سنگولہ)

جماعت احمدیہ فیروزپور کی تبلیغی سرگرمیاں

جماعت فیروزپور جب سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس فرمودہ کو اپنے دائرۂ عمل میں لائی ہے جو حضور نے ایک سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اپنی تقریر میں جماعتوں کو فرمایا۔ کہ وہ اپنی اپنی جگہ ہفتہ وار جلسے کر کے اپنے اپنے احباب کے اندر بیداری کی روح پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ اس وقت سے بفضل خدا جماعت فیروزپور کے اندر ایک نمایاں تغیر رونما ہو رہا ہے۔ قریب ڈھائی تین ماہ سے مسجد احمدیہ میں ہفتہ وار جلسے مسلسل ہو رہے ہیں۔ الحمد للہ کہ جماعت فیروزپور اس کام کو نہایت سرگرمی سے سرانجام دے رہی ہے

چنانچہ احباب جماعت نے اس سلسلے کو زیادہ وسیع کرنے کے لئے فی الحال شہر کے مختلف مقامات میں پبلک جلسوں کے انعقاد کا ارادہ کیا ہے۔ اور ایک جلسہ بستی بلوچاں والی میں ہو بھی چکا ہے۔ جس میں قاضی محمد رشید صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔ جلسہ میں بہت سے غیر احمدی دوست بھی تشریف لائے۔ جن میں سے بعض معززین بھی تھے۔ ہمارے کارکنوں میں سے جناب حاجی الٰہ بخش صاحب و بابو محمد عبد اللہ صاحب سکرٹری تبلیغ قابل شکریہ ہیں۔ جو اس کام کو نہایت مستعدی سے سرانجام دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کوششوں میں برکت دے۔

خاکسار:- محمد علی نائب سکرٹری تبلیغ
فیروزپور شہر

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے متعلق اشرار الناس کی فتنہ انگیزیاں

فتنہ پردازوں کے خلاف جماعت احمدیہ میں غم و غصہ

جماعت احمدیہ سرائے نورنگ و بنوں

۱۱ را پریل جماعت احمدیہ سرائے نورنگ و شہر بنوں و مضافات کے منعقدہ جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق آراء پاس ہوئے۔

۱۔ ہم تمام جماعت ہائے احمدیہ ضلع بنوں کے احمدی اس ناپاک اور حیا سوز پروپیگنڈا کو نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جو چند منافقین اور شریر النفس لوگوں نے ہمارے واجب الاطاعت آقا حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کی ذات اقدس اور آپ کی ازواج مطہرات اور اہل بیت کے متعلق شروع کیا ہوا ہے۔ اور ہم ان خبیث الفطرت انسانوں پر خدائے غیور کی ہزار ہزار لعنتیں بھیجتے ہیں۔

۲۔ یہ جلسہ گورنمنٹ پنجاب کو اس موقعہ پر توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد ان شریر اور اشتعال دلانے والے مستریوں کو ان کے ناپاک اور اشتعال انگیز پروپیگنڈا کے لئے قرار واقعی سزا دے۔ اور اخبار مباہلہ کے تمام دل آزار پرچے فوراً ضبط کر لے ورنہ اگر کوئی فساد رونما ہوا۔ تو گورنمنٹ خود اس کی ذمہ دار ہو گی۔ کیونکہ مستریوں کی اشتعال انگیزیاں نہایت ناقابل برداشت ہیں۔ خاصکر ہمارے صوبہ سرحد کے افغانوں کے لئے۔

۳۔ مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی کاپیاں حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السّلام، اخبار الفضل، ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی خدمت میں بھیجی جائیں۔ اور خاصکر سکرٹری گورنمنٹ پنجاب کو بذریعہ تار بھیجی جائے۔

(خاکسار جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ضلع بنوں مقام ...)

جماعت احمدیہ سیالکوٹ

جماعت احمدیہ سیالکوٹ نے اپنے ایک خاص جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے۔

۱۔ جماعت احمدیہ سیالکوٹ اخبار مباہلہ کے کارکنوں کے اس گندے حیا سوز اور امن شکن لٹریچر کے خلاف جو وہ ہمارے آقا و مقتدا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اور آپ کے اہلبیت کے خلاف شایع کر رہے ہیں۔ بہت زور کے ساتھ احتجاج کرتی ہے۔ اور ان کی اس روش کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

۲۔ یہ جماعت اخبار زمیندار کے ان مضامین کو جو وہ ایسی حیا سوز اور ننگ انسانیت کارروائی کی تائید میں شایع کرتا ہے۔ نہایت نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ نیز اس کے خلاف بھی احتجاج کرتی ہے۔

۳۔ یہ جماعت مقامی افسران پولیس قادیان کی ایسے معاملات میں توجہ مبذول کرانا چاہتی ہے اور متوقع ہے۔ کہ وہ ایسی امن شکن تحریکات کے سد باب کے لئے بہت جلد مناسب کارروائی کرینگے۔

۴۔ یہ جماعت گورنمنٹ سے درخواست کرتی ہے۔ کہ وہ ایسے مفسد لوگوں کو جو آئے دن گورنمنٹ کی رعایا کے ایک حصہ میں اشتعال پیدا کرنے اور امن عامہ میں خلل ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیفر کردار تک پہونچا کر آئندہ کے واسطے کلی طور پر ایسے فسادات کا انسداد کرے۔ یہ جماعت گورنمنٹ کو اس بات سے بھی آگاہ کرتی ہے کہ گورنمنٹ نے اس معاملہ میں بے پرواہی اختیار کی۔ تو اس کے بدنتائج کی ذمہ دار خود گورنمنٹ ہو گی۔

(خاکسار نظام الدین جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ سیالکوٹ)

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ

جماعت احمدیہ لالہ موسیٰ کے جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس کئے گئے۔

۱۔ یہ جلسہ مستریوں کی ناپاک اور خبیثانہ شرارتوں کو جو انہوں نے حضرت امام جماعت احمدیہ کے خلاف اتہامات کی صورت میں کی ہیں۔ نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۔ یہ جلسہ گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد مستریوں کو ان کے گندے پروپیگنڈا کی سخت سزا دے۔ ورنہ اگر کوئی فساد ہوا۔ تو گورنمنٹ اس کی ذمہ دار ہو گی۔ کیونکہ مستریوں کی شر انگیزی ناقابل برداشت ہے۔

۳۔ یہ جلسہ کارکنان و معاونین و متعلقین اخبار مباہلہ و اخبار زمیندار کی مفتریات پر انتہائی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

۴۔ قادیان کی مقامی پولیس سے توقع کی جاتی ہے کہ اس شرارت کی روک تھام کے لئے کوئی موثر کارروائی کرے گی۔

(محمد قاسم سکرٹری انجمن احمدیہ لالہ موسیٰ)

جماعت احمدیہ اوچ شریف

۱۱ را پریل سنہ ۱۹۳۰ء اوچ شریف کے احمدیوں کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ شہر اور مضافات کے احمدیوں نے باتفاق مندرجہ ذیل قرار دادیں بجوش قلب پاس کیں۔

۱۔ یہ جلسہ ان تمام خباثتوں اور شرارتوں کو جو مستریوں نے علانیہ بذریعہ مباہلہ اور ان کے معاونین نے خفیۃً حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور آپ کے حرم محترم اور اہلبیت کے متعلق کی ہیں۔ نہایت رنج و دردمندی کی حالت میں کراہت کی نظر کے ساتھ دیکھتا ہے۔ اور اپنے مجروح قلوب کو اظہار درد سے حسب ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ لیکن ان کی خراتیں حد سے بڑھ چکی ہیں۔

۲۔ یہ مجمع اپنے دلی اعتقاد سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اور اہل بیت حضرت خلیفۃ المسیح کی تطہیر پر یقین رکھتا ہے۔ اور ان کی تطہیر پر حملہ کرنیوالوں کے برخلاف مال و جان قربان کرنے پر تیار ہے۔

۳۔ یہ مجمع اس کی ذمہ دار گورنمنٹ سے درخواست کرتا ہے۔ کہ ایسی دل آزاریاں اور اشتعال انگیزیوں کے نتیجہ میں بسا اوقات دنیا میں عظیم فسادات پیدا ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے اس دلآزار پروپیگنڈا کو روکا جائے۔

(حکیم محمد اکرم سکرٹری جماعت احمدیہ اوچ)

جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ

۱۵ را پریل سنہ ۱۹۳۰ء جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے پاس ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ مستریوں کی نہایت ناپاک اور خبیثانہ شرارت پر جو انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علیہ السّلام کے حرم پاک کے خلاف ناپاک اتہامات لگانے کی صورت میں کی ہے سخت نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور ہم ممبران جماعت احمدیہ مڈھ رانجھہ ان بدفطرتوں پر ہزار ہزار لعنت اور پھٹکار بھیجتے ہیں۔

۲۔ ہم وابستگان خلافت حضور کے تمام ارشادات کی تعمیل کرینگے۔ جن سے منافقین اور اس پروپیگنڈا میں حصہ لینے والے محسوس کریں۔ کہ ہم ان سے کسی قسم کا تعلق نہیں رکھتے۔ اور وہ مستریوں ہی کی طرح قابل نفرت ہیں۔

۳۔ یہ جلسہ گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے۔ کہ جو قوم سید عبد اللطیف اور نعمت اللہ خان جیسے بہادر شہید اور مظلوم پیدا کر سکتی ہے۔

وہ کبھی اپنی بے عزتی برداشت نہیں کریگی۔ اور اپنے مقدس امام کی خفیف سے خفیف ہتک بھی برداشت نہیں کریگی۔ اور اس کے لئے جان و مال و آبرو اور عزت تک کو قربان کر دیگی۔ یہ جلسہ گورنمنٹ سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ فتنہ پرداز مباہلہ والوں اور ان کے حامیوں کی خباثت سے فضا کو پاک کرنے کے لئے فوری تدابیر اختیار کرے۔ (سکرٹری جماعت احمدیہ مڈھ رانجھا)

جماعت احمدیہ فیض اللہ چک

جماعت احمدیہ فیض اللہ چک کا ایک خاص جلسہ ۹ اپریل سنہ ۳۰ء کو منعقد ہوا جس میں حسب ذیل ریزولیوشنز باتفاق رائے منظور ہوئے۔

۱۔ یہ جلسہ حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور خاندان و اہل بیت مسیح موعود علیہ السلام کو ہر قسم کے ناپاک الزامات سے بری یقین کرتا ہوا اپنا ہدیہ عقیدت پیش کرتا ہے۔

۲۔ کارکنان و معاونین اور منتظمین اخبار مباہلہ نے اشتعال انگیز۔ امن کش۔ مفتریانہ فحش اور دل آزار حملے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور ان کے اہل بیت پر کرکے ہماری حد درجہ دلآزاری کی ہے۔

۳۔ جہاں جماعت احمدیہ حضرت امام کی تلقین و تعلیم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے صبر سے کام لے رہی ہے۔ وہاں قادیان کی مقامی پولیس کی موجودگی میں ایسی شرارتوں کا جو فتنہ کا موجب ہیں۔ انسداد نہ ہونا سخت حیرت کن ہے۔ اس لئے ذمہ دار افسران گورنمنٹ کا فرض ہے۔ کہ امن کو قایم رکھنے کے لئے عملی تدابیر اختیار کریں۔ اور جلد سے جلد اخبار مباہلہ والوں اور ان کے حامیان کو ان کے گندے۔ ناپاک اور اخلاق سوز پروپیگنڈا کی پوری پوری سزا دیں۔ اور ان کے اخبار مباہلہ کے متعلقہ پرچے فوراً ضبط کر لئے جائیں۔ ورنہ بدامنی کی خود گورنمنٹ ذمہ دار ہوگی۔

۴۔ ان تمام ریزولیوشنوں کی نقول چیف سکرٹری گورنمنٹ پنجاب اور ڈپٹی کمشنر و سپرنٹنڈنٹ پولیس گورداسپور۔ اور اخبارات کو بھیجی جائیں۔

(خاکسار علیم اللہ سکرٹری انجمن احمدیہ فیض اللہ چک)

تقرر امرا

۱۔ جماعت احمدیہ ڈیرہ غازیخاں کے لئے چوہدری غلام حسین صاحب ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز کو مقامی امیر یکم مئی سنہ ۳۰ء سے ۳۰ اپریل سنہ ۳۱ء تک کے لئے (۲) اور جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کیلئے مرزا غلام حیدر صاحب وکیل کو یکم مئی سنہ ۳۰ء سے ۳۰ اپریل سنہ ۳۱ء تک کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے مقامی امیر مقرر فرمایا ہے۔ (ناظر اعلیٰ)

اخبار مباہلہ کے خلاف غیظ و غضب

اور

حکومت برطانیہ

اس وقت جماعت احمدیہ میں مباہلہ کی شرارتوں اور فتنہ انگیزیوں کے خلاف بہت اشتعال ہے۔ افراد جماعت کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ لیکن بعض کوتاہ اندیش اس تمام غیظ و غضب کو گورنمنٹ برطانیہ کا ایک نیا شوشہ" قرار دے رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی حبیب الرحمن ناظم جمعیۃ علماء پنجاب کا ایک اعلان اسی مفہوم پر مشتمل اخبار زمیندار ۱۲ اپریل میں شایع ہوا ہے۔ ہم نہایت واضح الفاظ میں پبلک پر ظاہر کر دینا چاہتے ہیں۔ کہ اگر یہ "اپیل" سیاسی چال نہیں۔ تو سراسر کذب بیانی ضرور ہے۔ ہر شریف انسان سمجھ سکتا ہے۔ کہ اگر کسی کے باپ کو گندی گالیاں دیجائیں تو اس کے جذبات کو بھڑکانے کے لئے مزید کسی انگیخت کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ کا وجود باوجود موجودہ وقت میں جماعت احمدیہ کی نظر میں سب سے قیمتی اور قابل احترام وجود ہے۔ اور وہ کسی صورت میں بھی آپ کی توہین برداشت نہیں کر سکتی۔ پس "مباہلہ" والوں کا اپنا گندہ اور ناپاک پروپیگنڈا ہی اس کا محرک ہے۔ اور ہمیں تو اس بات کا سخت رنج ہے۔ کہ گورنمنٹ نے ہنوز ان امن شکن لوگوں کے خلاف کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی۔

کس قدر غلط بیانی ہے۔ کہ کارپردازان مباہلہ کی فحش نویسی پر گرفت کو "تحریک آزادی کا کچلنا" قرار دیا جا رہا ہے۔ اگر اس قسم کی گندہ دہنی ہی آزادی ہے۔ تو ہندوستان کی شرافت اس پر ہزار نفرین بھیجتی ہے۔ مباہلہ والوں کا سب سے بڑا کارنامہ یہی ہے۔ کہ انہوں نے لاکھوں انسانوں کے پیشوا پر ناپاک اور گندے الزام لگائے۔ اور بلا ثبوت لگائے۔ سلسلہ احمدیہ کی خواتین کی عصمت و عفت پر اوباشانہ حملے کئے۔ اگر یہ کارنامہ حبیب الرحمن صاحب لدھیانوی کی نگاہ میں اسلام اور مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے۔ تو وہ ان لوگوں کی پیٹھ ٹھونکیں مسلمانوں سے "دامے۔ درمے۔ قدمے۔ سخنے امداد" کی اپیلیں کریں۔ اور ان کو "بہادر سپاہی" کا خطاب دیں۔ لیکن اگر ان کی ضمیر ان کو بتائے۔ کہ یہ فعل ننگ انسانیت اور شرفاء کی نظر میں نہایت گھناؤنا ہے۔ تو پھر ان کی اپیل ضمیر کشی کی مترادف ہوگی۔ ہمیں یقین ہے۔ کہ ابھی تک ہندوستان کی زمین ان لوگوں سے بالکل خالی نہیں ہو گئی۔ جو اور نہیں۔ تو کم از کم مستورات کی عزت کو ضرور قابل حفاظت سمجھتے ہیں۔ مسلمانوں کو ہم سے ہزار اختلاف سہی۔ مگر کیا کوئی عقلمند انسان جس میں شرافت کا ایک ذرہ بھی باقی ہو۔ مباہلہ والوں کی فرضی اور دلآزار کارروائی کو ایک لمحہ کے لئے بھی جائز قرار دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

آزادی ہمارا بھی حق ہے۔ اور وہ ایک دن مل کر رہیگی مگر اس کے مختلف اسباب اور ذرائع ہیں۔ جماعت احمدیہ اپنے رنگ میں اور اپنے عقیدہ کے مطابق حصول آزادی کے لئے کوشاں ہے۔ گر بعض جلد باز انسان ہر اس شخص کو جو ان کے طریق کار سے اختلاف رکھتا ہو۔ "حکومت کا پٹھو" کہہ کر پکارتے ہیں۔ تاکہ عوام میں نفرت پیدا کریں۔ لیکن ارباب دانش پر ظاہر ہے۔ کہ یہ طریق ہی دراصل ہندوستان کی آزادی کے لئے سب سے بڑا سنگ راہ ہے۔ کیونکہ اس سے ملک کا ملکی اتحاد برباد ہو جاتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ تدبر رکھنے والے اصحاب اس گندی روح کا مقابلہ کریں۔ جو گالیوں اور طعنوں سے منافرت کی خلیج کو وسیع کر رہی ہے۔

سچی شہادت

چند دن ہوئے۔ کہ جب میں لاہور کسی سرکاری کام کے لئے گیا۔ تو بندہ ایک پرانے لاہوری احمدی سے ملا۔ دوران گفتگو میں اس نے خلیفۃ المسیح اور کچھ افراد جماعت پر فتنہ مستریاں کے بارے میں الزامات لگائے۔ اور جب میں نے انہیں صحیح تسلیم کرنے سے انکار کیا۔ تو اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ خود قادیان جا کر معلوم کر لو۔ اس پر میں قادیان آیا۔ اور میں نے یہاں چند دن رہ کر ہندوؤں۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں کے حالات پوچھے جس سے معلوم ہوا۔ کہ جو اتہامات لگائے جا رہے ہیں۔ بالکل غلط اور جھوٹے ہیں۔ میں ان سب الزامات کی تردید کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ کی بیعت کرتا ہوں۔ اور مولا کریم سے دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ سب برادران ملت اور مجھے بھی اسلام پر ثابت قدم رہنے کی توفیق دے۔

(خاکسار مرزا عبدالسلام احمدی از قادیان)

تعلیمی قرضِ حسنہ کی واپسی

برسرِ روزگار اصحاب توجہ کریں

جماعت احمدیہ کی مالی قربانیوں کے متعلق مجھے کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ہر ایک احمدی اپنے دل میں اس کے متعلق خود ہی غور کر سکتا ہے۔ اور جو کچھ اللہ تعالےٰ کی رضاء کے حصول کے لئے کیا جاتا ہے۔ اور جس قدر بوجھ ہر ایک کے ذمہ جماعت کا ہے۔ وہ بھی بخوبی ظاہر ہے۔

مَیں اس وقت ان احباب کی توجہ اپنی طرف منعطف کرنا چاہتا ہوں۔ جن کو اللہ تعالےٰ نے اس وقت برسرِ روزگار کر دیا ہے۔ اور ان کی اس کامیابی میں ایک حد تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے بھی امداد دی گئی ہے۔ یعنی انکی تعلیم کی تکمیل میں بطور قرضِ حسنہ مدد دی ہے۔ ۲۰۳ سرکلر چٹھیاں ایسے تمام احباب کی خدمت میں بھیجی گئی ہیں۔ پھر اُن احباب کے ساتھ خط و کتابت بھی شروع کی گئی ہے۔ جنہوں نے اس عرصہ میں توجہ فرمائی۔ ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور انکے حق میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ انکے مالوں میں برکت دے۔ کہ باوجود دیگر کثیر اخراجات کے قرضہ کی واپسی میں حصہ لے رہے ہیں اور جو حصہ نہیں لیتے کسی وجہ سے رُک جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکو توفیق عطاء فرما دے۔ کہ وہ اپنے اس دیرینہ قرضہ کو جلد بے باق کر سکیں۔

(۱) جن احباب نے اپنے ذمہ کا کل قرضہ ادا کر کے شکریہ اور دعا کا موقعہ دیا ہے۔ انکے اسماء حسب ذیل ہیں۔

سید عبد الوحید صاحب۔ مولوی عنایت اللہ صاحب قادیانی۔ بابو محمد عبد الرحمٰن صاحب دہلی۔

(۲) جن احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ اور ادائگی شروع کر دی ہے۔ ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

نام	وصولی
ملک محمد اسماعیل صاحب	۲۷۰/-/-
ڈاکٹر محمد شاہ نواز صاحب	۱۳۲/۶/-
چودھری عصمت اللہ صاحب	۱۰۰/-/-
شیخ عبد الرحمٰن صاحب کاسمی	۲۸۳/-/-
ماسٹر نذیر احمد صاحب	۱۸۰/-/-
قاضی عبد السلام صاحب افریقہ	۱۹۷/-/-
محمد عبد اللہ صاحب قادیانی	۳۰/-/-
خواجہ عبد الرحمٰن صاحب کشمیری	۱۱۰/-/-
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب	۲۳۰/-/-
سید عبد السلام صاحب کو سمبی	۳۵/-/-
محمد عبد اللہ صاحب شملہ	۹۶/-/-
حافظ محمد حسین صاحب فاضلکا	۷۰/-/-
سید سردار شاہ صاحب خوشاب	۳۰/-/-
شیخ مسعود احمد صاحب	۷۰۰/-
قاضی محمد انور صاحب	۲۵۰/-
امیر الدین صاحب سیوارہ	۴۶/-
سعد الدین صاحب کھاریاں	۱۰۰/-
ڈاکٹر فیروز الدین صاحب	۵۵/-

جو حساب اس وقت تک طیار ہے۔ اس سے ان ہی رقوم کی وصولی کا پتہ چلتا ہے۔ اگر کوئی صاحب اس سے زیادہ ادا کرنے کا ثبوت دیں۔ تو فوراً اصلاح کی جائیگی۔

(۳) کچھ ایسے احباب ہیں۔ جنہوں نے اقرار کیا ہے۔ مگر ابھی تک کچھ ادا نہیں فرمایا۔ جن احباب نے اس وقت تک توجہ نہیں فرمائی۔ وہ ضرور توجہ فرما کر شکریہ اور دعا کا موقعہ دیں۔ اور عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

محصلوں کی ضرورت

اللہ تعالےٰ کے فضل سے احمدیہ جماعت میں زمیندار احباب کی تعداد بہت ہے۔ اور جس طرح اس زمانے کے مصلح کو حدیث میں حارث و حراث کہا گیا ہے۔ اس کی جماعت میں بھی بہت سے حارث و حراث شامل ہیں۔ اور ان لوگوں میں اخلاص و ایثار کے لحاظ سے نہایت قابل قدر اور قابل تعظیم مثالیں پائی جاتی ہیں۔ جب چیز پاس ہو۔ تو زمیندار دوست خدمت دین میں ہمیشہ غیر معمولی سبقت سے کام لیتے ہیں۔ لیکن دقت یہ ہے۔ کہ زمینداروں کو سال میں عام طور سے صرف دو دفعہ ہی فصلوں کے وقت ایسا موقع ملتا ہے۔ کہ وہ اپنے اخلاص اور دین کی خدمت کے جوش کے مطابق چندوں میں حصہ لے سکیں۔ مگر ایسے وقتوں میں اس قدر اور دوسرے تقاضے اُن پر جمع ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر چندہ کے لئے بر موقع اور پُر زور تحریک نہ ہو تو باوجود نیت کے اکثر زمیندار احباب چندہ کی ادائگی میں کسی نہ کسی حد تک پیچھے رہ جاتے ہیں۔ پس ضروری ہے۔ کہ فصل کے وقت زمیندار احباب سے چندہ وصول کرنیکا انتظام بہتر سے بہتر کیا جائے۔ ابتک جو انتظام کیا جاتا رہا ہے۔ اس میں محصلوں کی کمی تعداد کی وجہ سے کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ اور باتنخواہ محصل کثیر تعداد میں رکھے نہیں جا سکتے ہیں۔ اس لئے اس سال یہ تجویز ہے۔ کہ ہر ضلع میں کئی کئی محصل فصل کے موقع پر لگائے جائیں۔ اور ان محصلوں کی دو قسمیں ہوں۔ اوّل آنریری محصل جو فصل کے کٹنے کے وقت دورہ کریں۔ اور ہر زمیندار کی فصل دیکھ کر پیداوار کا اندازہ کر لیں۔ یہ محصل تعداد میں اس قدر کافی ہوں۔ کہ سب کام دس پندرہ دن کے عرصہ میں مکمل ہو جائے۔ یہ محصل قریب قریب کی چار جماعتوں سے لیکر دس جماعتوں تک کا دورہ کرینگے۔ اور اپنی رپورٹ ایک مطبوعہ فارم پر پیش کر دینگے۔ ان دوستوں کا خاص طور پر ذی اثر اصحاب میں سے ہونا ضروری ہے۔

دوم ایسے محصل جو پہلے محصلوں کی رپورٹ کے مطابق چندہ وصول کرینگے۔ اور چونکہ یہ وصولی بھی جلد ہونی چاہیئے۔ اس لئے انکی تعداد بھی زیادہ ہوگی۔ یہ محصل بھی چار سے لیکر دس جماعتوں کے چندہ کی وصولی کرینگے۔ لیکن جو نکہ ان صاحبان کو ممکن ہے۔ بار بار دورہ کرنا پڑے۔ کیونکہ برآمدگی غلّہ کے زمانہ میں صرف ایک دورہ کافی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ان دوستوں کا قریب قریب کی جماعتوں میں سے ہونا نہایت ضروری ہے۔

اگر کوئی صاحب دونوں کام سر انجام دے سکتے ہوں۔ تو بہت شکریہ کے ساتھ ان کی آنریری خدمات سے فائدہ اٹھانے کی سعی کی جائے گی۔ سفر خرچ ہر صورت میں بیت المال کے ذمہ ہوگا۔ جو اصل خرچ کی حد تک بشرطیکہ وہ قواعد سفر خرچ کے اندازہ سے زیادہ نہ ہو جائے۔ ادا کیا جاویگا۔

ہر ضلع کے مناسب دوستوں سے درخواست ہے۔ کہ وہ اس آنریری خدمت کی انجام دہی کے لئے اپنے ناموں اور پتوں سے جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ اور تحریر فرمائیں۔ کہ وہ کن کن جماعتوں میں دورہ کر سکتے ہیں۔ اور وہ پہلا دورہ صرف اندازہ کے لئے فرمائیں گے۔ یا دوسرا یا دونوں دورے فرمائینگے۔

مجھے امید ہے۔ کہ سلسلہ کے بہت سے بہی خواہ اس خدمت کے لئے اپنے اندر جوش رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ عرض کر دینا بھی غیر ضروری نہیں۔ کہ اگر ایک ہی جماعت کے لئے ضرورت سے زیادہ احباب اپنے آپ کو پیش فرمائینگے۔ تو مناسب تعداد تک انتخاب کر لیا جائیگا۔ لیکن یاد رہے۔ کہ محض اس خیال سے کہ دوسرے اور دوست بھی اپنے آپ کو پیش کر رہے ہیں۔ کوئی صاحب اپنے آپ کو پیش کرنے سے باز نہ رہیں۔ کیونکہ اول تو ممکن ہے۔ کہ وہی انتخاب میں آ جائیں۔ ورنہ کم از کم اپنا نام پیش کرنیکا ثواب تو انہیں ضرور ملجائیگا۔ اور اگر اس موقع پر نہیں تو ممکن ہے کسی اور موقع پر انکو سلسلہ کی خدمت میں حصہ مل جائے۔ فصل کی کٹائی چونکہ شروع ہو چکی ہے۔ اور چند دن کے اندر اندر غلہ نکال لیا جائیگا۔ اسی لئے احباب کو اس خدمت کے لئے بہت جلد اپنے آپ کو پیش کرنا چاہیئے۔

(ناظر بیت المال قادیان)

ہندوستان کی خبریں

—— بانکی پور۔ ۱۵ر اپریل۔ آل انڈیا مسلم کانفرنس کے معتمد مولوی محمد شفیع صاحب داؤدی یو۔پی مسلم کانفرنس کے اجلاس میں جو ۱۹ر اپریل کو مظفر نگر میں منعقد ہوگا حسب ذیل قرار داد پیش کریں گے۔ اس پیدا ہونے والے زبردست انقلاب اور اس گہرے سیاسی کھیل کے پیش نظر جو حکومت برطانیہ اور ہندو حکام کھیل رہے ہیں۔ مسلمانان ہند کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس بہت بڑے خطرے کو محسوس کریں۔ جو ان کی آئندہ قومی ہستی اور نصب العین کے راستے میں حائل ہے۔ ان کے لئے اب صرف یہی ایک طریق کار باقی رہ گیا ہے۔ کہ وہ اپنی طاقت کو منظم کرکے اس متفقہ مطالبے کو منظور کرائیں۔ جو یکم جنوری ۱۹۲۹ء کو آل انڈیا مسلم کانفرنس میں مرتب کیا گیا تھا نیز مسلمانوں کو اس نازک موقع کے لئے تیار کیا جائے۔ اور وہ اس طرح کہ ہندوستان کے تمام علاقوں سے پچاس ہزار رضاکار بھرتی کرنے کے واسطے کام شروع کیا جائے۔

—— نوساری۔ ۱۶ر اپریل۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ مسٹر عباس طیب جی گرفتار کر لئے گئے۔ مسٹر عباس طیب جی ریاست بڑودہ کی عدالت عالیہ کے سابق جج ہیں گاندھی جی نے انہیں اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔

—— پشاور۔ ۱۶ر اپریل۔ کل رات پولیس پر جو حملہ ہوا اس کی مزید اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ مسٹر فلیمنگ سٹی مجسٹریٹ پر کئی مرتبہ بڑے بڑے پتھر پھینکے گئے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ کی چھاتی پر پتھر لگا۔ ایک ضعیف العمر آدمی اور ایک لڑکے کو پتھروں سے شدید زخم آئے۔ اول الذکر کی حالت خطرناک ہے۔

—— بمبئی۔ ۱۶ر اپریل۔ جی۔ آئی۔ پی ریلوے یونین کی مرکزی ہڑتال کمیٹی نے کل رات ہڑتالیوں کے مختلف مراکز کے نمائندوں کی سفارش پر آج صبح سات بجے سے ہڑتال بند کرنے کا اعلان کیا۔ صبح جب ہڑتالی پریل اور ماٹونگا کے ورکشاپوں میں گئے تو وہ ایجنٹ کا مورخہ ۱۵ر اپریل کا اشتہار دیکھ کر سخت رنجیدہ خاطر ہوئے۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ ہر قسم کی بھرتی بند کردی گئی ہے کوئی جگہ خالی نہیں۔ اس سے چار ہزار ہڑتالی بے کار ہوگئے ہیں۔

—— کلکتہ۔ ۱۶ر اپریل۔ کل کے فساد میں پچاس سے زیادہ آدمی جن میں پندرہ پولیس افسر اور سپاہی اور گیارہ فائرمین تھے مجروح ہوئے۔ ایک فائرمین کی حالت خطرناک ہے۔

—— کراچی۔ ۱۶ر اپریل۔ آج صبح گرفتار شدہ چھ کانگریسی رہنماؤں کا مقدمہ زیر دفعہ ۱۱۷ تعزیرات ہند سٹی مجسٹریٹ کی عدالت

میں پیش ہوا۔ لیکن لوگوں کے اجتماع کثیر نے عدالت پر دھاوا بول دیا۔ جس کی وجہ سے سماعت ملتوی ہوگئی۔ مسلح پولیس عدالت کی حفاظت پر مامور تھی۔ لیکن لوگوں کی یورش سے مغلوب ہوگئی ہجوم کی تعداد کا اندازہ بیس ہزار نفوس کیا جاتا ہے۔ ہر طرف سے پتھروں کی بارش ہو رہی تھی۔ خصوصاً عدالت کی ہر ایک کھڑکی پاش پاش ہوگئی۔ اس کے ساتھ پاس کے دفتروں کی بھی بہت سی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں۔ ہجوم عدالت کے اندر گھس گیا۔ اور وکلاء اور دوسروں پر پتھر پر پتھر برسانے لگا۔ کاغذات فرش پر بکھیر دیئے گئے۔ اور انقلابی نعرے لگاتے تھے۔ سوا ایک بجے پولیس فسادی گروہ پر جو سٹی مجسٹریٹ کی عدالت کے باہر جمع ہو رہا تھا۔ فائر کرنے پر مجبور ہوگئی۔ ۹ فائر کئے گئے۔ متعدد اشخاص زخمی ہوئے۔

—— کلکتہ۔ ۱۶ر اپریل۔ معاصر سٹیٹسمین کا نامہ نگار ہوائی سے اطلاع دیتا ہے۔ کہ کل رسا روڈ کے مکانوں کی چھتوں سے انگریزوں پر خشت باری کی گئی جس سے ۹ انگریز مرد اور ایک عورت مجروح ہوئی۔ مسلح سارجنٹ اور سپاہی موقعہ پر پہنچ گئے۔ اور امن قائم کیا گیا۔ بہت سی موٹروں اور ٹیکسیوں کا شدید نقصان ہوا۔ مکانوں کی چھتوں پر سے ۲۰ آدمی گرفتار کئے گئے۔

—— بجنور۔ ۱۵ر اپریل۔ مسٹر نصر اللہ خان ایڈیٹر مدینہ کو پندرہ ماہ قید سخت اور پانچسو روپیہ جرمانہ عدم ادائے جرمانہ کی پاداش میں تین ماہ قید سخت کا حکم سنایا گیا۔

—— مدراس۔ ۱۶ر اپریل۔ مدورا کا ایک نامہ نگار مطلع کرتا ہے کہ ایک تہوار کے دوران میں ہندو اور مسلمانوں کی ایک جماعت کے درمیان لڑائی ہوگئی جس سے ایک مسلمان ہلاک ہوگیا۔

—— کلکتہ۔ ۱۶ر اپریل۔ شہر میں صورت حالات پر امن ہے مسلح سپاہی جنوبی کلکتہ میں فساد زدہ رقبے کی حفاظت کر رہے ہیں

—— دہلی۔ ۱۶ر اپریل۔ سٹی مجسٹریٹ نے قانون نمک کی دفعہ ۹ کے ماتحت گاندھی جی کے دوسرے لڑکے مسٹر دیوداس دہلی ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی کے صدر مسٹر شنکر لال اور روزنامہ تیج کے ڈائرکٹر مسٹر دیش بندھو گپتا کو تین تین ماہ قید محض کی سزا دی۔

—— دہلی ۱۶ر اپریل۔ آج صبح گھنٹہ گھر کے قریب بدیشی کپڑے کی دو دکانوں پر لیڈی والنٹیروں نے پکٹنگ کی۔ وہ دکان کے سامنے لیٹ جاتی تھیں۔ اور اندر جانے والوں سے کہتی تھیں کہ ہمارے سینوں کے اوپر سے پاؤں رکھ کر چلے جاؤ۔ اس کا اتنا اثر ہوا کہ کلاتھ مارکیٹ میں کل ایک تھان بھی فروخت نہیں ہوا۔

—— امرتسر ۱۷ر اپریل۔ مختلف مکانات پر پولیس نے چھاپہ مارا۔ اور ایک درجن نوجوانوں کو گرفتار کر لیا۔

—— بمبئی۔ ۱۷ر اپریل۔ غیر ملکی کپڑے کے بائیکاٹ کے پروپیگنڈا کی غرض سے والنٹیروں نے ۲ گدھوں کو غیر ملکی سوٹ

اور ہیٹ پہنا کر شہر کے مشہور بازاروں میں ان کا جلوس نکالا۔

—— کیپ جلال پور۔ ۱۶ر اپریل۔ گاندھی جی نے اپنا صدر مقام کراڑی سے دمیں تبدیل کر لیا ہے۔ کیونکہ پہلا مقام بہت دور تھا۔ اور سڑکیں بہت خراب تھیں جس سے پبلک اور کارکنان کو بہت تکلیف ہوتی تھی۔

—— کلکتہ۔ ماروکی شہرت والے بابا گوردت سنگھ صاحب فسادات کلکتہ کے سلسلہ میں گرفتار کر لئے گئے۔

—— بمبئی میں نمک کی قیمت نصف رہ گئی۔ تاجران نمک کے دیوالے نکلنے کا امکان ہے۔

—— بمبئی کے سوداگران پارچہ کے فیصلہ کا یہ اثر ہے۔ کہ لنکا شائر میں روئی اور اون کے کئی کارخانے بند ہونے والے ہیں۔ ۲۴ فرموں نے مزدوروں کے لئے واک آؤٹ کے نوٹس لگا دیئے۔

—— علیگڑھ۔ مسلم یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کالج کے بند ہو جانے کی خبر قطعاً غلط ہے۔

—— شملہ۔ ۱۷ر اپریل۔ لارڈ اور لیڈی ارون صوبہ سرحد کا دورہ ختم کرنے کے بعد شملہ واپس آگئے ہیں۔

ممالک غیر کی خبریں

—— ماسکو۔ ۱۴ر اپریل۔ محمد نادر شاہ والئے کابل نے کابل میں جو دربار منعقد کیا تھا۔ اس میں جنرل محمد ولی خان کے خلاف مقدمہ کی سماعت کی گئی جسے غداری کے الزام میں سزائے موت کا حکم سنایا گیا تھا۔ دربار نے تحقیقات کے بعد اس امر کا فیصلہ کیا کہ محمد ولی خان کے خلاف الزامات کلیۃً پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچے اس لئے سزا میں تخفیف کرکے آٹھ سال قید محض دی۔

—— لنڈن۔ ۱۴ر اپریل۔ آج دارالعوام میں مسٹر ویجووڈ بین نے مسٹر فریمین کے سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ کہ سائمن کمیشن کی رپورٹ دو جلدوں میں شائع ہوگی پہلی جلد تقریباً ساری کی ساری پرنٹروں کے ہاتھ میں ہے دوسری جلد ابھی اس مرحلے پر نہیں پہونچی۔ لیکن مجھے امید ہے۔ کہ جب ایوان ایسٹر کے بعد اپنا اجلاس منعقد کرے گا۔ تو میں اس کی تاریخ اشاعت کے متعلق ایک قطعی اعلان کر دونگا۔

—— لنڈن ۱۶ر اپریل۔ دارالعوام میں ارل ونٹرٹن نے دریافت کیا۔ کہ اس بدنظمی کو جو ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں پھیل رہی ہے دیکھتے ہوئے وزیر ہند کیا کارروائی کریں گے۔ وزیر ہند نے کہا کہ بلاشبہ ہندوستان کے معاملات حکومت کے لئے باعث تشویش ...